12371 ـ مختصر لباس پہننا اور عورت كے سامنے عورت كے ستر كى حدود

سوال

كچھ عورتيں بہت ہى مختصر اور تنگ لباس زيب تن كرتى ہيں جو ان كے پرفتن اعضاء واضح كرتا ہے، آستينوں كے بغير ہونے كى بنا پر عورت كا سينہ اور كمر بھى ظاہر كرتا ہے، اور تقريبا يہ لباس نہ ہونے كے برابر اور شبہ العاريہ ہے.
جب ہم انہيں نصيحت كرتى ہيں تو وہ جواب ديتى ہيں كہ ہم تو يہ لباس صرف عورتوں كے سامنے ہى زيب تن كرتى ہيں، اور عورت كے سامنے عورت كا ستر گھٹنے سے ليكر ناف تك ہے.
اس سلسلہ آپ كى نظر ميں شريعت اسلاميہ كى رائے كيا ہے، آپ كتاب و سنت كے دلائل كو مد نظر ركھتے ہوئے محرم مردوں كے سامنے يہ لباس زيب تن كرنے كا حكم واضح كريں ؟
اللہ تعالى سب مسلمان مرد و عورت كى جانب سے آپ كو جزائے خير عطا فرمائے، اور زيادہ سے زيادہ اجروثواب سے نوازے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اس كے جواب ميں يہ كہا جائيگا كہ:

صحيح حديث ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جہنميوں كى دو قسميں ہيں جنہيں ميں نے ابھى تك نہيں ديكھا، ايك وہ قوم جن كے ہاتھوں ميں گائے كى دموں جيسے كوڑے ہونگے وہ اس سے لوگوں كو مارينگے، اور وہ لباس پہننے والى ننگى عورتيں جو خود مائل ہونے والى اور دوسروں كو مائل كرنے والى، ان كے سر بختى اونٹوں كى مائل كوہانوں كى طرح ہونگے، وہ نہ تو جنت ميں داخل ہونگى اور نہ ہى جنت كى خوشبو ہى پائينگى، حالانكہ جنت كى خوشبو اتنى اتنى مسافت سے پائى جاتى ہے "

اہل علم نے " الكاسيات العاريات " لباس تو پہنا ہو گا ليكن درحقيقت وہ ننگى ہونگى كى شرح كرتے ہوئے كہا ہے كہ: تنگ لباس پہننے والى، يا پھر باريك لباس پہننے والى ہونگى جن سے لباس كے نيچے بھى نظر آتا ہو، يا پھر مختصر لباس پہننے والياں مراد ہيں.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ بيان كرتے ہيں كہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عورتوں کا اپنے گھروں میں لباس ایسا ہوتا تھا جو ان کے ٹخنوں اور قدموں، اور ہاتھوں سمیت سب کو چھپا کر رکھتا تھا، لیکن جب وہ گھروں سے باہر بازار جاتیں تو یہ معلوم ہے کہ صحابہ کرام کی عورتیں اتنا بڑا اور کھلا لباس پہنتی تھیں جو زمین پر گھسٹ رہا ہوتا تھا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ٹخنوں سے ایك ہاتھ نیچے کپڑا رکھنے کی اجازت دی تھی کہ وہ اس سے زیادہ مت رکھیں.

اور بعض عورتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان سے جو شبہ پیدا ہوا ہے:

" عورت عورت کے ستر اور شرمگاہ کو مت دیکھے، اور مرد مرد کی شرمگاہ مت دیکھے، اور عورت کے لیے عورت کا ستر ناف اور گھٹنے کے درمیان ہے "

کہ یہ عورت کے مختصر لباس پر دلالت کرتا ہے، یعنی وہ مختصر لباس پہن سکتی ہے، یہ صحیح نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: " عورت کا لباس گھٹنے اور ناف کے درمیان ہے " حتی کہ اسمیں دلیل ہو، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ مت دیکھے.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھنے والی کو منع کیا ہے، کیونکہ اس نے کھلا لباس پہن رکھا لیکن بعض اوقات قضائے حاجت یا کسی اور سبب کی بنا پر اس کا ستر ننگا ہو سکتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو کسی دوسری عورت کے ستر کی جانب دیکھنے سے منع فرما دیا.

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ: " کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ مت دیکھے "

تو کیا صحابہ کرام گھٹنوں سے لیکر ناف تك چادر باندھتے، یا سلوار اور پائجامہ پہنتے تھے ؟

اور کیا اب یہ معقول ہے کہ کوئی عورت ایسا لباس پہن کر نکلے جو صرف اس کے گھٹنے اور ناف کے مابین حصہ کو ہی چھپا رہا ہو ؟

کوئی شخص بھی یہ نہیں کہہ سکتا، اور نہ ہی کہتا ہے، اور کفار کی عورتوں کے علاوہ ایسا کسی کے بھی ہاں نہیں، اور جو بعض عورتوں پر ملتبس ہوا ہے اس کی کوئی اصل اور دلیل نہیں.

یعنی کچھ عورتوں نے جو اس حدیث سے یہ مفہوم لیا ہے اس کی کوئی اصل اور دلیل نہیں اور نہ ہی یہ مفہوم صحیح ہے، اور پھر حدیث کا معنی تو صاف اور ظاہر ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ: عورت کا لباس گھٹنے اور ناف کے مابین ہو.

اس لیے عورتوں کو اللہ کا خوف رکھتے ہوئے ڈرنا چاہیے، اور وہ شرم و حیاء کے زیور سے آراستہ ہوں جو کہ عورت کی خلقت میں شامل ہے، اور جو ایمان کا بھی ایك حصہ ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

فرمان بھی ہے:

" شرم و حیاء ایمان میں سے ہے "

اور جس طرح کہ عورت ایك ضرب المثل تھی، اس لیے ضرب المثل میں یہ کہا جاتا ہے:

(مخصوص کمرہ میں کنواری عورت سے بھی زیادہ شرم و حیاء والا)

یہ علم میں نہیں بلکہ جاہلیت کے دور سے بھی یہ نہیں ملتا کہ عورتیں گھٹنے اور ناف تك کا لباس ہی پہنتی ہوں، نہ تو یہ مردوں میں تھا اور نہ ہی عورتوں میں، تو کیا یہ عورتیں مسلمانوں کی ایسی عورتیں بننا چاہتی ہیں جو دور جاہلیت کی عورتوں سے بھی زیادہ بدصورت اور قبیح بننا چاہتی ہیں.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

لباس اور چیز ہے، اور شرمگاہ اور ستر کو دیکھنا اور چیز، عورت کا عورت کے ساتھ مشروع لباس یہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور ٹخنے تك چھپے ہوئے ہوں، مشروع تو یہی ہے، لیکن اگر عورت کی کسی ضرورت و کام وغیرہ کی بنا پر اپنا لباس اوپر اٹھانا اور اکٹھا کرنا پڑے تو وہ عورت کے سامنے گھٹنے تك، اور اسی طرح اگر بازوں کی ضرورت پڑے تو وہ کہنی تك صرف بقدر ضرورت اکٹھا کر سکتی ہے.

لیکن اسے عام لباس میں شامل کر لینا اور اس کی عادت بنا لینا جائز نہیں، حدیث کسی بھی حالت میں اس پر دلالت نہیں کرتی، اسی لیے دیکھنے والی کو خطاب کیا گیا ہے، نہ کہ جسے دیکھے جا رہا ہے.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس حدیث میں مطلقا لباس کے ذکر کو چھوا تك بھی نہیں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ: عورت کا لباس گھٹنے اور ناف کے درمیان " تا کہ ان عورتوں کو یہ شبہ ہو.

اور محرم مرد کا اپنی محرم عورت کو دیکھنے کا مسئلہ بھی عورت کا کسی دوسری عورت کو دیکھنے جیسا ہی ہے، عورت اپنے محرم مرد کے سامنے سر گردن، اور پاؤں، ہاتھ بازو، اور پنڈلی وغیرہ ننگی کر سکتی ہے، لیکن وہ لباس چھوٹا نہ کرے.